عنوان	گستاخ دل۔۔۔۔ !!کچھ ادھوری محبتوں کے نام۔۔!
لکھاری	مونا خان
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

گستاخ دل۔۔۔!!

کچھ ادھوری محبتوں کے نام۔۔!

مونا خان کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

بھولی بسری محبت کی،

کہانی یاد آئی ہے ۔۔

بڑے سالوں بعد آج پھر سے،

جوانی یاد آئی ہے۔۔

جو دل نے کی تھی انجان لمحوں میں ۔

محبت میں ہوئی وہ پہلی،

گستاخی یاد آئی ہے۔۔

ماضی کے پردوں پر کچھ ریشم سی یادیں ٹھہر جاتی، ہر یاد سے اک ستارا چمک اٹھتا ہے، اور ہر ستارا اک نئی راہ کا مسافر بنا دیتا ہے۔۔

دِل گستاخ ہر راہ اس بھولی بسری محبت کے دیپ جلا کر ، ہمیں کہکشاوں کے اس دور میں واپس لے جاتا ہے جب ہم نے جانا تھا پہلی محبت کا پہلا سرور کیسا ہوتا ہے۔۔

آج پھر اس دل نے یاد کے اسی ریشمی پردے کو چھیڑا ہے آج پھر وہ یاد آئی ہے بے انتہا یاد آئی ہے۔۔وہ جوانی کا عالم بھی کیا حسین دور تھا جب میں میری زندگی میں، خوابوں کے پیچھے بھاگا کرتا تھا اور تتلیوں کے پروں سے رنگ چرا کر اپنی یادوں کی کتاب میں بھرنا چاہتا تھا۔۔

وہ دن بھلائے نہیں بھولتے جب قدرت کے حسین رنگوں کو اپنے کینوس پر اتارنے بہت سال پہلے خوابوں کی نگری جھیل سیف الملوک جا پہنچا تھا۔۔

وہاں کی بات تو ہی نرالی تھی، میرے سارے رنگ اس جھیل کے رنگوں کے سامنے مانند تھے۔۔

میرے ہاتھ اس خوبصورتی کو ایک کینوس پر اتارنے سے انکاری تھے، آنکھیں تھیں کے ہر پہاڑ کو دیکھنا چاہتیں تھیں، دل تھا کے بے تاب تھا۔۔

میں آج بھی حیران ہوں یہ سوچ کر کیا وہ حقیقت ہے یا صرف اک خواب تھا۔۔جو بھی بہت کمال تھا۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔!" آج بھی اسکی آواز میرے کانوں میں ویسے ہی سنائی دیتی ہے، کاش میں اس روز اسے پلٹ کر نہ دیکھتا تو معاملہ کچھ اور ہوتا۔۔

لیکن مجھے تو پلٹنا ہی تھا سو میں پلٹ گیا۔۔مجھے تو سب کچھ بھولنا سو بھول گیا ۔۔

شاعروں کی حسن پر لکھی شاعری میں نے پڑھی تھی،ڈوبتے سورج کے سارے رنگ مجھے یاد تھے،اپنے کینوس پر میں نہ جانے کتنے ہی خوبصورت مناظر ابھارے تھے مگر وہ جو سامنے تھی وہ تو کوئی اور ہی تھی،یوں لگتا تھا گویا آسمان کی وادیوں سے اتری کوئی خوبصورت سی غزل۔۔

جیسے جھیل کے پانی میں کھلتا کوئی خوبصورت سا کنول۔۔

"آپ ٹھیک ہیں،ایکسکیوز می،میں بس آپ کو یہ برش واپس کر رہی تھی شاید آپ کا ہی گرا ہے"۔۔

مجھے یاد ہے وہ مجھ سے کچھ کہہ رہی تھی مگر میں سن نہیں سکتا تھا۔۔میں بس اسکے ہلتے لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔قدرت نے فرصت میں اسے تراش کر زمین پر بھیجا تھا۔۔

"ہیلو آپ ٹھیک ہیں؟؟"۔۔خوبصورت سی پیشانی پے بل ڈالے وہ میرے قریب آ رکی ۔۔میری آنکھوں کے سامنے ہلکا سا ہاتھ لہرا کر تشویش سے دیکھتی وہ خوبصورت سی لڑکی، نہ جانے کیوں مجھے یاد آ رہا تھا کے میں نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا تھا۔۔کچھ دیر وہ مجھے

یوں ہی اپنی جانب متوجہ کرتی رہی مگر وہ جان نہیں سکی میں تو صرف اسکی جانب ہی متوجہ تھا۔۔

اگلے ہی لمحے اسنے اکتا کر سر جھٹکا۔۔

"لگتا ہے آپ خواب دیکھ رہے ہیں یہ برش یہاں چھوڑ کر جا رہی ہوں"۔۔۔ناک سکوڑتے برش میرے میز پر رکھا اور پلٹ گئی۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ واپس پلٹی۔۔

کچھ لمحے ٹھہر کر میری ادھوری بنی پینٹنگ کو دیکھا، جو اس وقت اسٹینڈ پر رکھی تھی۔۔۔ پھر بھاگ کے اس تک آئی۔۔

"ایس آر کے "تصویر کے نیچے میرے نام کے انیشیل لکھے تھے۔۔ جنہیں پڑھ کر وہ اونچا چلائی۔۔

"اوہ مائی گاڈ آپ ایس آر کے ہیں شاہ میر کامران"۔۔۔دونوں ہاتھوں سے منہ کو ڈھکے روز سے چلا رہی تھی۔۔اس کے چلانے پر میں اسکے سحر سے آزاد ہوا۔۔۔وہ اب بھاگ کر میرے نزدیک آئی۔۔

"آپ سچ بتاہیں آپ مشہور مصور شاہ میر ہی ہیں نا؟؟؟"آنکھیں بڑی کیے چہرے پر خوشی اور ایکسائٹمنٹ کے ہزار رنگ لیے وہ مجھ سے سوال کر رہی تھی۔۔۔میں ہلکا سا مسکرا کر چہرا جھکا گیا۔۔یہ پہلی ایسی مداح تھی جو مجھے مداح بنا رہی تھی۔۔

"جی میں ہی ہوں"۔۔۔کوئی اور ہوتا تو میں انکار کر دیتا۔۔مجھے پبلک اٹینشن کی عادت نہیں تھی مگر اسکے سامنے چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکا۔۔۔

"اوہ مائی گاڈ "۔۔۔وہ شاک سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔"میں بہت بڑی فین ہوں آپ کی, آپ کی مصوری کی انفیکٹ میں نے تو آپ کی پینٹنگ کلاسز بھی لی ہیں تین سال پہلے اسلام آباد میں جب آپ آئے تھے تب۔۔۔کیا آپ کو یاد ہے؟؟"

افف دل سچ کہہ رہا تھا میں نے سچ میں پہلے اسے دیکھا تھا۔۔

"سر میں ماہین ملک آپ نے مجھے اپنی ایک پینٹنگ بھی گفٹ کی تھی؟؟"میرے کچھ نہ بولنے پر اب وہ مزید تفصیل بتا رہی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں ہلکی سی اداسی اتر آئی تھی

"مجھے یاد ہے"۔۔نہ جانے کیوں مجھے اسکا اداس ہونا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"اوہ شکر ہے سر میں آپ کو یاد تو ہوں۔۔آپ یہاں پینٹنگ کرنے آئے ہیں"۔۔اگلے ہی لمحے اسکا چہرا پھر سے جگمگا اٹھا۔۔خوبصورت سی آنکھیں دھنک کے رنگوں کی مانند چمکنے لگیں۔۔

نہ جانے کتنے ہی لمحے گزرے نہ جانے کتنا ہی وقت گزر اوہ مجھ سے لاتعداد سوال پوچھتی رہی،وہ ایسی ہی باتونی تھی تین سال پہلے بھی اور آج بھی۔۔۔

اگلی بار میں نے اسے جھیل کے پاس ان سب کے ساتھ دیکھا جن کے ساتھ شاید وہ یہاں آئی تھی،کسی ٹورسٹ کمپنی کی جانب سے وہ سب یہاں موسم کا مزا لینے اکھٹے ہوئے تھے ۔میں اسے دور سے ایک لڑکی کے ساتھ مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا،(میں اسے پہلے ہی منع کر چکا تھا کے میرے بارے میں وہ یہاں کسی سے بات نہیں کرے گی نہ کسی کو بتائے گی ۔۔اسنے شاید اسے پر عمل کیا تھا)۔۔

ہم سب ہوٹل میں ٹھہرے تھے،اور شام ڈھلتے ہی کچھ ٹورسٹ وہیں کیمپ لگانے لگے تھےاور کچھ ٹھنڈ کی وجہ سے واپس کمروں میں جارہے تھے۔۔میں بھی پلٹنے ہی لگا تھاجب میں نے دوبارہ سے کہتے سنا۔۔

"ضنح یارا گرہوٹلز کے کمروں میں رہنا تھاتو یہاں آئی ہی کیوں ہوں "۔۔میں میکانکی انداز میں اسکی جانب پلٹا۔۔وہ منہ پھلائے سامنے کھڑی لڑکی سے کہہ رہی تھی۔۔

"مجھے یہیں ٹینٹ لگا کے رہنا ہے جھیل کے کنارے"۔۔اسکے غصے میں ضد تھی معصومیت تھی۔۔دوسری لڑکی نفی میں سر ہلاتی اسے منع کرتی رہی مگر اسنے بھی اپنی بات منوا کر ہی دم لیااور پھر دو لڑکوں کی مدد سے ان لوگوں نے وہیں ٹینٹ لگالیا۔۔اگلے گھنٹے تک میں اپنی آرام دہ کرسی پر بیٹھااسے دیکھتا رہا۔۔اور مجھے یقین تھامیں اسے ساری زندگی یوں ہی دیکھ سکتا تھا اگر کبیر آکر میرے سر پر کھڑا یوں نہ کہتا۔۔

"چلنا نہیں ہے مصور صاب۔۔ٹھنڈ بڑھ رہی ہے یہاں"۔۔وہ میرا سب سے اچھا دوست تھامیرے ساتھ یوں ہی ہر جگہ چلا آتا تھا۔۔میرا خواب اگر مصوری تھا اسکا خواب میرے پیچھے خواری تھا۔۔

"اگران ہوٹلز کے کمروں میں ہی رکنا ہے تو یہاں کیوں آئے؟؟"۔۔نہ جانے کیوں میں اسکی باتیں دوہرا رہا تھا اور کبیر منہ کے زاویے یک دم بگڑے۔۔

"یہ کیا ڈرامہ ہے اب؟؟ چلو اوپر پہلے تو وہیں رہ رہے تھے تم"۔۔۔

"اب وہاں نہیں رکوں گا جاو ٹینٹ کا انتظام کرو اب ہم یہیں اسی جگہ جھیل کے کنارے ٹنیٹ میں رہیں گے"۔۔۔ میں نے کہہ کر چپ سادھ لی کبیر کافی دیر کچھ کہتا رہا مگر میں تو اسے دیکھ رہا تھا۔۔جو اب باہر میز پر اپنا چھوٹا سلینڈر سیٹ کیے کھانے کا سامان لا کر رکھ رہی تھی۔۔۔

میرے چہرا اس وقت مفلر میں لپٹا تھا اس لیے وہ اس وقت مجھے پہچان نہیں سکتی تھی ۔۔مگر میری نظروں کی حدت اسے بار بار مڑ کر میری جانب دیکھنے پر مجبور کر رہی دیتی تھی ۔۔

پھر اس بھیڑ میں اسکی آنکھیں ناکام ہو کر واپس پلٹ جاتیں تھیں۔۔

"صبح میں کھانے کے لیے تازہ مچھلی لینے جا رہی ہوں تب تک تم یہ باقی سامان سمیٹ دینا"۔۔سر پر ٹوپی پہنتے اسنے دوسری لڑکی کو پکارا تھا جو اگلے ہی لمحے ٹینٹ سے ایک لمبے کوٹ کے ساتھ نمودار ہوئی۔۔

"ماہی ایسے مت جاو، کوٹ پہنوں نہیں تو ٹھنڈ لگ جائے گی"۔۔وہ اسے زبردستی کوٹ پہناتے کہہ رہی تھی۔۔اسکے بال اب کوٹ میں کہیں چھپ گئے تھے۔۔

"اور جلدی آنا۔۔گھومنے مت نکلنا"۔۔ صنح اسے تنبیہہ کر رہی تھی اور مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"اوکے بڑی اماں جی جلدی آوں گی"۔۔اگلے ہی لمحے ماہین نے شرارت سے جھک کے صنح کے گال چومے تھے۔۔اور میرے دل نے چپکے سے اک خواہش کی تھی۔۔کاش صنح کی جگہ میں ہوتا۔۔

افف ہزاروں خواہش ایسی کے کے ہر خواہش پے دم نکلے۔ایک ٹھنڈی آہ بھرتے گستاخ دل کو فل حال میں نے ڈپٹ کے چپ کروادیا۔۔!

"ایکسکیوزمی۔۔!"اس بار اسے یوں پکارنے والا میں تھا۔۔وہ مچھلی خریدنے کے بعد اب مسالوں کی ریڑھی پر کھڑی تھی۔۔یہ کچے رقبے پر مشتمل میدان تھا جہاں ایسی کہیں ریڑھی بان موجود تھے۔۔

وہ رکی پھر پلٹ کے میری جانب دیکھا۔۔یک دم ہی مسکراتے میرے قریب آئی، "سر آپ بھی مچھلی خرید رہے ہیں؟؟"اف وہ معصومیت دل چھو لینے والا انداز میں پاگل ہی تو رہا تھا۔۔

"ہاں مگر سمجھ نہیں آرہا کون سی لوں آپ مدد کر دیں اگر"۔۔اسکے ساتھ وقت گزارنے کے سارے بہانے دل کو آتے تھے اور زبان اس وقت دل کے ساتھ تھی۔۔سوچ سمجھ سے بالاتر میں بس اسکے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔۔

"کیوں نہیں سر آ ہیں میں آپ کی مدد کرتی ہوں"۔۔میٹھی سی مسکراہٹ سے کہتی وہ آگے چلنے لگی، میں کسی انجانی کشش کے تحت اسکے پیچھے تھا۔۔کبھی مچھلی کے اسٹال کے پاس جاتی تو کبھی مسالوں کے بارے میں بتاتی۔۔سچ کہوں تو مجھے کچھ یاد نہیں، مجھے صرف وہی یاد تھی وہی سامنے تھی وہی میری کاہنات تھی۔۔میں اسی کے ساتھ واپس کیمپ آیا، کبیر نے انکے ٹینٹ کے سامنے ہی ہمارا ٹینٹ سیٹ کر دیا تھا، ویسے تو ہمارا کھانا ہوٹل سے آتا تھا مگر اب مچھلی لے ہی آیا تو کبیر کے سامنے رکھ کے اسے پکانے کو کہا۔۔وہ آگے کیا غصے میں تھا مزید الٹا سیدھا سناتے مچھلی صاف کرنے لگا اور میں اپنی کرسی لیے باہر ایسی جگہ آ بیٹھا تھا جہاں سے وہ کام کرتی دیکھائی دے رہی تھی ۔۔

کھانا پکانے میں ہم دونوں ویسے ہی گھامڑ تھے، اور یہ تو تھی بھی مچھلی تو نتیجہ کچھ یوں ہوا کے وہ ساری کی ساری جل گئی۔۔قدرت بھی مجھ پر مہربان تھی شاید۔۔

"تمہارے چکر میں آج بھوکا سونا پڑے گا، پتہ نہیں کس کیڑے نے کاٹا ہے تجھے"۔۔کبیر اب میرے پاس بیٹھا جلی مچھلی کا ماتم منا رہا تھا۔

"بھوکے کیوں رہیں گے پڑوسیوں کی مچھلی بہت اچھی بنی ہے ادھر جاتے ہیں"۔۔

مسکراہٹ دباتے میں اپنی کرسی اٹھ کھڑا ہوا کبیر میرا ہر انداز جانتا تھا اس لیے مسکرا کے سر ہلاتا میرے پیچھے ہو لیا۔۔

"پہلے بتاتے حسن کے کیڑے نے کاٹا ہے تمہیں" وہ شوخی سے کہتا آرہا تھا اور میں ان دونوں لڑکیوں کے پاس جا رکا۔۔۔

"اہمم"۔۔میں نے زرا سا گلا گھنگھارا تو وہ دونوں یک مشت چونک کے ہماری جانب مڑیں۔۔

"ہمارے مچھلی جل گئی میرے دوست کو پکانی نہیں آتی تھی تو کیا ہم؟؟" میں نے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔اس وقت ہماری شکل پر ایسی مسکینت طاری تھی کے کوئی بھی آرام سے

رحم کھالیتا۔۔۔ماہین نے پہلے اپنی پلیٹ کو دیکھا پھر صنح کی جانب مڑی ۔۔جو ہم دنوں بھکڑوں کو دیکھ کر ہی اپنی پلیٹ پر مزید جھک گئی تھی۔۔

"آپ بیٹھیں، میں آپ کے لیے مزید فرائی کر دیتی ہوں" ۔۔اس آکورڈ سچویشن میں اسکی مسکراہٹ بھی پھیکی تھی مگر مجھے تو بس یہی سننا تھا اس لیے آرام سے ہم دونوں اسکے پاس بیٹھ گئے۔۔ماہی نے اپنی والی مچھلی ہم دونوں کو سرو کی اور پھر اپنے لیے اسنے مزید بچی فرائی کرلی۔۔

"ارے آپ کے پاس تو بچی ہی نہیں آپ کیا کھاہیں گی"۔۔فراہنگ پین میں چند بوٹیاں دیکھ کر مجھے اس بے چاری پر ترس بھی آیا۔۔ مگر وہ مارے مروت مسکراتی رہی۔۔

"نہیں سر میرے لیے کافی ہیں آپ کھاہیں"۔اس وقت وہ یہی کہہ سکتی تھی،اور ہم بے شرموں کی طرح اسکے حصے کی مچھلی آرام سے کھارہے تھے۔۔

کھانا کھانے کے بعد چائے بھی ماہین نے بنائی تھی ۔۔ صنح کیمپ کے باقی لوگوں کے ساتھ بورن فائر میں چلی گئی اور کبیر کو میں نے اشارے سے کھسکادیا۔۔

اب وہ تھی ستاروں بھرا آسمان تھا،اور جھیل کے پانی کا گہرا سکوت۔۔ صبح کے جاتے ہی میں نے چہرے کے گرد لپٹا مفلر اتار دیا۔۔ماہی کوئلے کی انگھیٹی کے پاس بیٹھی ابلتی چائے کو کپوں میں انڈیل رہی تھی۔۔

"یہ لیں سر آپ کی چائے"۔۔اسنے مسکرا کر کپ میری جانب کیا بڑھایا۔۔کپ تھام کر جب میں نے لبوں سے لگایا تو ایسا لگا جیسے شیرنی سی منہ میں گھل گئی۔۔

"بہت اچھی چائے ہے یہ تو"۔۔میں تعریف کیے بنا نہیں رہ سکا۔۔

"اچھی تو ہو گی نا سر ایک تو میں نے بنائی اوپر سے آپ کے لیے بنائی"۔۔اسکی آنکھوں میں احترام تھا عزت تھی۔۔اور میرے لیے ڈھیر ساری ستائش۔۔

"تم نے کبھی پینٹنگ بنائی ہے؟؟"اسکے چہرے سے بمشکل نظر ہٹا کر میں نے موضوع بدل دیا۔۔وہ یک دم ڈھیر سارا مسکراتے کہنے لگی۔۔

"کہیں بار کوشش کی مگر آپ جیسی نہیں بنا" پائی"۔۔

کیوں؟؟میرے جیسی کیوں بنانی ہے؟؟"۔۔

"کیوں کے آپ بیسٹ ہیں نا اور میں بھی بیسٹ بننا چاہتی ہوں"۔۔وہی معصومیت بھرا جواب میں ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا۔۔

"آپ کو کیسے پتا میں بیسٹ ہوں؟"۔۔میں نے بمشکل مسکراہٹ روکی۔۔اسکا چہرا اتنا ہی معصوم تھا کوئی بھی اسکی باتوں پر مسکرا ہی سکتا تھا۔۔

"آپ کو تو پورا پاکستان جانتا ہے،اگر بیسٹ نہ ہوتے تو کون جانتا؟؟"وہ الٹا بھویں بھینچے مجھ سے پوچھنے لگی۔۔اور میں بس مسکرا سر جھٹک گیا۔۔

وہ پہلی رات نہیں تھی جو ہماری ساتھ گزری تھی،

اگلی رات بھی میں اسی وقت اسی جگہ چائے کا وہی کپ تھامے اسکے ساتھ موجود تھا۔۔

آج وہ مجھے اپنی بنائی پینٹنگز اپنے موبائل ہر دیکھا رہی تھی ساتھ ہی اسکے کسی فیملی فنگشن کی تصاویر بھی تھیں،جو سادگی میں دل دھڑکا دینے کا ہنر رکھتی تھی سنگھار میں تو سر پا قیامت لگ رہی تھی۔۔

میں اسے اسکی پینٹگنز کے بارے میں بتا رہا تھا اسکے اسٹروکس اچھے تھے مگر کہیں تجربے کی کمی دیکھائی دیتی تھی۔۔یا وہ معصومیت جو اسکے لہجے میں عیاں تھی۔۔

اسی معصومیت سے جب اسنے مجھ سے اگلا سوال کیا تو میں سچ میں حیران رہ گیا۔۔

"سر آپ اپنی وائف کو ساتھ نہیں لائے؟؟" وہ حیران سے زیادہ ایکسائیٹڈ تھی۔۔اور میں جیسے اس وقت کسی نیند سے جاگا تھا ۔۔ کوئی سحر ٹوٹا تھا۔۔اپنی بیوی کے بارے میں تو میں یکسر بھول ہی گیا تھا۔۔

"تمہیں کیسے پتہ کے میں شادی شدہ ہوں؟؟" نہ کیوں مجھے اچھا نہیں لگا اسکا اس بارے میں جاننا مگر وہ تو میری صورت حال سمجھنے سے ہی قاصر تھی۔۔

"سر آپ بھی نا کمال کرتے ہیں جب آپ کی شادی ہوئی تھی سارے نیوز چینل اور سوشل میڈیا پر خبر تھی مشہور عالمی شہرت یافتہ مصور شاہ میر کامران رشتہ ازدواج میں بندھ گئے"۔۔ہاتھ ہوا میں لہرائے کسی اینکر کی طرح ہی کہہ رہی تھی۔۔

"ساری لڑکیوں کا دل ٹوٹ گیا اور اسی غم میں، میں نے بھی انگیجمنٹ کر لی، حق ہا"۔۔ اسنے شرارت سے سرد آہ بھری۔۔اسکی آنکھوں میں سکون تھا مگر میرا سارا سکون یک مشت ہی کہیں کھو گیا۔۔۔میں اس سے معذرت کرتا وہاں سے اٹھ آیا فضاء میں کچھ ان چاہی سی گھٹن اچانک ہی پھیل گئی تھی۔۔۔ساری رات میں سگریٹ پھونکتا رہا یہ سوچ پانا ہی مشکل تھا کے وہ کہیں اور کمیٹیڈ تھی۔۔

افف میں بھی تو شادی شدہ تھا گھر میں میری ایک بیوی دو بچے اور بوڑھے ماں باپ میں ان سب کو کیسے بھول گیا؟؟؟

افسوس اتنا شدید تھا کے میں ایک پل کے لیے بھی سکون کی سانس نہیں لے سکا۔۔اگلے تین دن مجھ پر بھاری تھے اسکے سامنے ہوتے اسے نظرانداز کرنا میرے لیے بہت مشکل تھا، مگر میرے اندر کا انا پرست مرد اسے بھول جانا چاہتا تھا۔۔

میں اس کوشش میں کامیاب بھی ہو رہا تھا مگر وہ خود ہی کہیں آتے جاتے سلام کر جاتی تو مجبوراً مجھے جواب دینا ہوتا۔۔اس سے بھاگ جانے کی کوشش میں میں نے باہر بیٹھنا ہی چھوڑ دیا۔۔

لیکن اس شام وہ کافی پریشانی سے ہمارے ٹینٹ چلی آئی اسے لگا کے شاید میری طبعیت خراب ہے مگر میری تو زندگی خراب تھی۔۔جسکا علاج اسکے پاس نہیں تھا وہ میرے انجان اور روکھے رویے کی وجہ سے پانچ منٹ بمشکل رکی اور پھر حیران نظروں سے مجھے دیکھتی پلٹ گئی۔۔

ایسا اگلے دن بھی ہوا میں جان کر اسے نظرانداز کرتا رہا۔۔وہ پریشان تو ہوئی ہو گی مگر اسنے کبھی ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔

اس سے اگلے دن پورے کیمپ کے لوگوں نے مل کر پہاڑ پر ہاہیکنگ کا پلان ترتیب دیا

۔۔ جہاں سب لوگ پہاڑ کے نیچے کھڑے اپنے اپنے ہارنس رسی سے باندھ رہے تھے وہیں

وہ اداسی سے کھڑی صبح کو گھور رہی تھی۔۔ میں ان سے چند قدم فاصلے پر تھا اس لیے انکی

آوازیں سن سکتا تھا۔۔

"تم ہی پاگل ہو ماہی دو دن کی اٹینشن کو سیریس لے لیا"۔۔۔ صبح اسے تاسف سے کہہ رہی

تھی میرے دل کی دھڑکن بے اختیار ہی بڑھ گئی۔۔ وہ کس کے بارے میں بات کر رہیں

تھیں بھلا؟؟؟

"میں نے کب سیریس لیا میں نے تو کبھی شمشیر کو سیریس نہیں لیا" ماہی کا موڈ خراب تھا

شاید ۔۔

"ہاں اور یہ پیر میرے غم میں توڑا ہے نا تم نے"۔۔ صبح نے نخوت سے سر جھٹکا۔۔ جیسے

ماہی کی بات اسے بالکل پسند نہیں آئی میں البتہ اسکے پیر کو دیکھ رہا تھا جس پر پٹی بندھی تھی

۔۔ شاید اسی لیے وہ ہاہیکنک پر نہیں جا رہی تھی۔۔

"مجھے کسی کا کوئی غم نہیں، پیر تو بس زرا سی لاپراہی میں ہلکی سی موچ آگئی اسمیں کسی کا کیا

قصور؟؟"۔۔

"میری ماں یہ دیکھو میرے بندھے ہاتھ"۔۔ صنخ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔۔"تم جاو کیمپ میں جلدی واپس آجاوں گی"۔۔وہ اس سے مزید بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔اور ماہی منہ بسورے واپس کیمپ کی جانب مڑ گئی۔۔

اسکے پیر میں چوٹ لگی تھی اسے چلنے میں بھی دشواری کا سامنا تھا مگر کیمپ نزدیک ہی تھا تو زیادہ مسلہ نہیں ہوا۔۔ مگر میں کیا کرتا اسکے پیر کی چوٹ نے مجھے ایک بار پھر بری طرح اسکی جانب متوجہ کر دیا تھا۔۔ کبیر کو ہارنس تھما کر میں بھی وہیں اسکے پیچھے کیمپ چلا آیا ۔۔وہ باہر لگے میز کے گرد ایک کرسی پر بیٹھی نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی انگھیٹی پر رکھی چائے کی مہک دور تک پھیلی تھی۔۔جب میں چپکے سے محل ہوا تھا۔۔

"چوٹ کیسے لگی؟؟"۔۔میری آواز نرم سی تھی مگر وہ جیسے چونک کے اٹھی ۔۔۔میرے یہاں آنے کی اسے اس وقت امید نہیں تھی شاید۔۔

"پاوں پھسل گیا تھا"۔۔۔بے تاثر چہرا لیے چند لمحے اسنے مجھے دیکھا پھر واپس دوسری جانب مڑ گئی۔۔

"دیکھ کر چلا کرو نا۔۔آنکھیں کس لیے دی ہیں اللہ نے"۔۔میں شرارت سے کہتا اسکے پاس ہی لگی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔اسنے رخ نہیں موڑا موڑتی بھی کیسے میرا اچھلا رویہ ہی ایسا تھا ۔۔

"بات نہیں کرو گی؟؟"۔۔چند لمحوں بعد میں نے اسے دوبارہ پکارا۔۔وہ اکتا کر میری جانب مڑی۔۔

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟؟"

"تم بیمار ہو تمہاری عیادت کرنے"۔۔۔

"میں بیمار نہیں ہوا اصل وجہ بتاہیں" ۔۔وہ بے انتہا سنجیدہ تھی۔۔

"سب اوپر چلے گئے تم اکیلی تھی اس لیے آگیا"۔۔میں نے اسکی اجنبیت پر اپنے دل کو ڈوبتے ہوئے پایا تھا۔۔

"مجھے انسانوں کی عادت نہیں میں اکیلے گزرا کر لیتی ہوں"۔۔۔آج وہ زرا بھی پگھل نہیں رہی تھی۔۔میں نے گہری سانس لے کر چند لمحے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔وہ اب ابلتی چائے کپ میں انڈیل رہی تھی۔۔

"اور میں اس بات پر حیران ہوں کے اتنے سال میں نے تمہارے بغیر گزرا کر کیسے لیا"

--

اسکا چہرا اس بات پر یک دم بدل گیا۔۔۔شدید حیرانگی سے وہ مجھے تکنے لگی۔۔میں چائے کی پیالی اسکے ہاتھ سے لے لی۔۔

"تمہاری چائے کو بہت مس کیا اور تم نے مجھے پوچھا تک نہیں" ۔۔اسی کی پیالی سے سپ لیتے جب میں نے شرارتا کہا تو اسکے چہرے کا حیران تاثر کہیں غاہب ہو گیا۔۔۔

"چائے پینی ہے تو پئیں اور جاہیں یہاں سے"۔۔وہ پھر سے انجان بن گئ۔۔

"میں کیوں جاوں یہ جگہ تمہاری ملکیت تو نہیں"۔۔ڈھیٹ پنے سے کہتے میں نے کڑوی چائے کا مزید گھونٹ بھرا وہ غصے سے میری جانب پلٹی ۔۔

"اسے میں دھونس کہوں یا دھمکی؟"۔۔اسنے سوالیہ آبرو اٹھائی۔۔میں ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"اسے دل لگی کہتے ہیں جو تم سمجھ نہیں رہی"۔۔

"آپ مجھے اپنی باتوں میں مت الجھاہیں"۔۔

"تم مجھے خود میں مت الجھاو"۔۔

"آپ پاگل ہیں"۔۔میرے ایسے جوابوں پر اسکا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔

"وہ بھی تم نے کیا ہے"۔۔میں نے ڈھیٹ پنے سے سر خم کیا۔۔اسنے دانت کچکچاڈالے
۔۔

"آپ۔۔آپ سر پھرے ہیں"۔۔سر جھٹکتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"پہلے تو نہیں تھا مگر تمہارے چکر میں وہ بھی ہو جاوں گا"۔۔

میں نے ٹھنڈی آہ بھرتے چائے کا خالی کپ میز پر رکھ دیا وہ ہونہہ کرتی اندر ٹینٹ میں چلی گئی۔۔

میں وہیں بیٹھا رہا اندر جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔مگر تھوڑی ہی دیر میں آسمان پر کالے گھنے بادل چھانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے موٹی موٹی بارش کی بوندیں برسنے لگیں۔۔

میں بارش سے بچنے کے لیے اپنے ٹینٹ میں چلا آیا۔ مگر میرا دل وہیں کہیں ماہی کے پاس اٹکا رہا۔۔پ

بارش ہوتی رہی، پہاڑ بھگتے رہے یہاں تک کے شام سے رات ہو گئی۔۔ہائیکنگ پر گئے لوگ واپس نہیں لوٹے میں نے کبیر سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کے بارش کی وجہ سے وہ سب اوپر ہوٹل میں ہی رک گئے ہیں۔۔اب مجھے پریشانی ہونے لگی ماہین بھی اکیلی تھی اور تیز بارش کی وجہ سے بجلی بھی جا چکی تھی۔۔

میں نے اپنے بیگ سے سرچ لاہیٹ نکالی اور بچتے بچاتے ماہین کے ٹینٹ میں چلا آیا شام کے بعد سے میں نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔مجھے پتہ تھا میرا آنا اسے اچھا نہیں لگے گا مگر اس وقت رات کے اس پہر اسے اکیلا بھی چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

میں کپڑے جھارتے ٹینٹ میں داخل ہوا فلیش لاہٹ میں ماہی کی جلائی موم بتی کی روشنی مدہم پڑ گئی۔۔اتنے دنوں میں پہلی بار انکے ٹینٹ کے اندر گیا تھا۔۔چھوٹا سا ٹینٹ تھا داہیں باہیں دو چھوٹی فولڈ ہونے والی چار پاہیاں لگیں تھیں،اور درمیان میں ایک میز تھا جس پر ضرورت کا ہر سامان موجود تھا۔۔

ماہی وہیں میز پر چہرا رکھے بیٹھی تھی۔۔موم بتی کی ہلکی روشنی میں اسکا چہرا زرد سا معلوم ہوتا تھا میری فلیش کی لاہٹ پڑتے ہی وہ آنکھوں کو ہاتھ سے ڈھکے مجھے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔میں نے جلدی سے لائٹ اس پر ہٹالی۔

"آپ پھر آگے؟؟"ماہی کو سچ میں میرا آنا ناگوار گزرا۔۔۔

"کیوں میں نہیں آسکتا؟؟"سرچ لاہیٹ میز پر چھوڑتے میں نے بازو سینے پر باندھے آرام سے اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔اب میں بھی بحث کے لیے تیار تھا۔۔

"نہیں آپ نہیں آسکتے"۔۔وہ بھی چند قدم کے فاصلے پر کھڑی تیکھی مگر ناراض نظروں سے مجھے گھور رہی تھی۔

"کیوں نہیں آسکتا کوئی حاض وجہ؟؟"

"مجھے اچھا نہیں لگتا"۔۔اسنے جتا کر کہا۔۔

"مگر مجھے تو اچھا لگتا ہے نا"۔۔

"آپ مجھے ڈسٹرب کر رہے ہیں"۔۔انداز بچوں جیسا تھا۔۔

"تم مجھے ڈسٹیر یکٹ کر رہی ہو"۔۔۔میں ہلکے سے ہنس دیا وہ تھوڑی دیر چپ ہوئی مگر اگلے ہی لمحے وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔۔

"آپ بہت برے ہیں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی"۔۔اسکی آنکھیں بھرا گئیں اور میں ان جھیل سی آنکھوں میں آنسوں دیکھتے ہی رہا سہا بھی فناء ہو گیا۔۔

چند موٹے موٹے آنسوں اگلے ہی لمحے اسکے گالوں سے بہتے نظر آئے۔۔

اب اس طرح مت کرو یہ باہر کی برسات تو نہیں مگر ان آنکھوں کی برسات مجھے لے ڈوبے گی"۔۔میں محبت سے بولتا اسکے ایک قدم نزدیک ہوا۔

"میری آنکھیں ہیں میں روں گی"۔۔وہ ضدی بچے کی مانند تھی۔۔

میں چند قدم کا فاصلہ مٹاتا اس بالکل اسکے پاس آر کا۔۔اسنے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر مجھے دیکھا

۔۔

"آپ میرے پاس مت آہیں"۔۔اسنے انہی نم آنکھوں سے التجا کی تھی۔۔

"کیا میرا آنا اچھا نہیں لگتا؟؟"میرا وہ لہجہ پتھر بھی سن لیتے تو بے تاب ہو جاتے۔۔وہ کیوں نہ ہوتی۔۔

"اتنا اچھا لگتا ہے کے پھر برا لگنے لگتا ہے کے آپ کیوں آئے"۔۔وہ پہلی بار بے بس دیکھائی دی۔۔ہمارے بیچ کچھ ان کہا ہم دونوں کو سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔

"کین آئی ٹچ یور آئیز؟؟اس بار میرا میرا لہجہ گہرا تھا،کچھ پل کے لیے سہی میں نے اسکی سانسوں کو بھی اٹکتے پایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔!"۔۔۔وہ ڈر کے ایک قدم پیچھے ہٹنے لگی تو میں نے یک مشت ہی ہاتھ بڑھا کر اسکی نم آنکھوں پر رکھا دیا۔۔اسکی آنکھیں بے اختیار ہی بند ہو گئیں۔۔میری انگلی کے پور اسکی گھنی پلکوں کو محسوس کر رہے تھے اور اسکی دھڑکنوں کی آواز میرے لمس پر مزید تیز ہوتی جارہی تھی۔۔وہ لمحے بہت سحر زدہ تھے اتنے کے ہم دنوں ان میں خود بندھا پاتے تھے۔۔

اس پہلے میں جذبات میں بہک کر کوئی گستاخی کر دیتا۔۔ماہی اچانک ہی سر تھامتے نیچے زمین پر جا گری۔۔

مجھے جب تک ہوش آیا وہ مدہوش ہو چکی تھی بے اختیار ہی میں اسے اٹھانے جھکا۔۔

"ماہی؟؟ ماہی۔۔!"۔۔اسے پکارتے اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو یوں معلوم ہوا جیسے کسی جلتے شعلے کو چھو لیا۔۔جلن اسکی آنکھوں میں بھی تھی میں اسے رونے کی وجہ سے سمجھ رہا تھا۔۔لیکن اسے تو بخار تھا تیز تپتا ہوا بخار۔۔

باہر ہنوز بارش تھی ٹینٹ میں ٹھنڈ بڑھ چکی تھی میں نے پہلے ماہی کو اٹھا کر چارپائی پر رکھا اسی کے سلیپنگ بیگ سے اسے کور کیا، ٹھنڈ کی وجہ سے اسکے ہونٹ جامنی پڑ رہے تھے۔۔ اس وقت مجھے صرف اسے بچانا تھا۔۔۔کچھ سمجھ نہ آیا تو اپنے ٹینٹ سے جا کر گیس والا ہیٹر اٹھا لایا۔۔

ٹینٹ کو چاروں جانب سے بند کر کے میں نے وہ ہیٹر ماہی کے پاس رکھا۔۔اسکا بخار کم کرنا ضروری تھا اسی لیے پوری رات میں اسکے سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھتا رہا۔۔

وہ رات بہت بھاری تھی میرا دل گستاخیوں پر آمادہ تھا مگر اس وقت میری تربیت میرے رستے میں کھڑی تھی۔۔۔بل آخر تربیت جیت گئی اور اسکا بخار کم ہوتے ہی میں صبح کی چار

پائی کے آنکھیں میچ کے لیٹ گیا۔۔وسوسے بار بار آرہے تھے مگر میں زیرے لب آغوذ باللہ کا ورد کرتا رہا ۔۔ایک لڑکی اس رات میرے ساتھ تھی اور میرا ایمان کمزور تھا ۔۔میں نے کس طرح جبر کرکے وہ رات گزاری یہ میں ہی جانتا ہوں صبح فجر کے قریب ماہی کو ہوش آیا تھا۔۔۔

تب تک میں وضوء کرکے نماز پڑھ چکا تھا۔۔ماہی کو ہوش آیا تو چند لمحے یوں ہی لیٹی رہی اور پھر اچانک سے اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔

"مجھے کیا ہوا تھا؟" ۔۔اسکا سرا ابھی چکرا رہا تھا ۔۔

"بے ہوش ہو گئیں تھیں تم"۔۔میں نے مسکرا کر اسے پانی والی بوتل تھما ہی وہ پہلے تو حیران ہوئی پھر سر جھٹک کر پانی پینے لگی۔۔

"آپ یہاں ساری رات رکے تھے"؟؟۔۔اسے میرے رکنے پر حیرت تھی ۔۔

"ہاں میں یہیں تھا۔۔ تمہیں اس حال میں چھوڑ کر کیسے جاتا" اسکی آنکھوں میں دیکھتے پہلی بار میں نے اتنی محبت سے کہا۔۔وہ کچھ دیر تو رکی پھر پانی کی بوتل بند کرتے وہیں نیچے زمین پر چھوڑ دی۔۔

"مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کے لیے مل سکتا ہے؟؟"وہ شاید موضوع بدل رہی تھی جسمیں کامیاب بھی ہو گئی۔۔مجھے سچ میں یاد آیا کے ہم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا ۔۔

"میرے پاس ٹینٹ میں کچھ ہو گا میں لے کر آتا ہوں"۔۔میں اسے کہتے اپنے ٹینٹ چلا آیا ،جوس کے ساتھ بریڈ ہی اس وقت میسر تھا۔۔میں نے اور ماہی نے وہی کھایا تھا۔۔اس دوران ہماری کوئی بات نہیں ہوئی اور صبح کا اجالا ہوتے ہی کیمپ والے سب لوگ واپس پلٹ آئے۔۔ صنخ کے آنے کے بعد میں بھی واپس اپنے ٹنیٹ آ گیا۔

اس دن کی شروعات اچھی تھی مگر وہ دن اچھا نہیں تھا۔۔کیوں کے وہ دن ماہی کے واپس جانے کی خبر لے آکر آیا تھا۔۔میں نے جب وہ خبر سنی تو گھبرایا ہوا انکے ٹینٹ چلا آیا۔وہ تب اپنا سامان سمیٹ چکی تھی اور جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔

"تم جا کیوں رہی ہو؟؟"میں شدید بے چینی سے گھبرایا ہوا اسکے ٹینٹ چلا آیا۔۔ صنخ مجھے دیکھتے ہی ٹینٹ سے چلی گئی۔۔

"کیوں کے آپ یہاں ہیں " ۔۔سیاہ ہائی نیک پر سرخ کوٹ پہنے آج وہ بالکل ہی سرد معلوم ہو رہی تھی۔۔

"اس بات کا مطلب کیا ہوا؟"۔۔مجھے سچ میں اسکی بات سمجھ نہیں آئی۔۔میرے سوال پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی غصے میں آگئی۔۔

"آپ کو یہاں اپنی بیوی کے ساتھ آنا چاہیے تھا ،اگر وہ نہیں آئی تو آپ کو بھی نہیں آنا چاہیے تھا۔۔اگر آہی گئے تو میرے سامنے نہیں آتے ۔۔میرے سامنے آہی گئے، تو مجھ سے فرینک نہ ہوتے، فرینک ہو ہی گئے تو میرے ساتھ وقت نہ گزارتے، چلو وقت گزار لیا تھا، تو کل رات یہاں نہ آتے، آئے تھے تو میرا خیال نہ رکھتے رکھا بھی تھا تو صبح تک نہ رکتے"۔۔ایک سانس میں وہ نہ جانے کیا کیا گنوا رہی تھی میں لب چپاتے اسے خود سے الجھتا دیکھ رہا تھا۔۔

"اتنے الزام مجھ غریب پر کیوں؟؟ میں تو بس دل لگی کر رہا تھا"۔۔نہ جانے کیوں میرا دل غم سے بھر گیا تھا۔۔

"آپ کی دل لگی نے میرا دل دکھا دیا"۔۔ماہی کی آنکھیں بھی چھلک گئیں۔۔یہ لمحے پچھلے تمام لمحوں پر بھاری تھے۔۔

"دل دکھا نہیں اسنے جینا سیکھا، اسنے محبت۔۔ !!

"ششش۔۔ !"۔۔اسنے بے اختیار میرے ہلتے لبوں پر ہاتھ رکھتے مجھے وہ بات کہنے سے روکا۔۔

"بس !!۔۔اس سے آگے مت کہیے گا۔۔ کیا آپ نہیں جانتے اگر الفاظ محسوس کیے جاہیں تو جذبات بن جاتے ہیں، لکھ لیے جاہیں تو موتی""" ۔

"اور اگر کہہ دیئے جاہیں تو؟؟""" اپنے لبوں پر رکھا اسکا ہاتھ میں نے اپنے ہاتھوں میں تھام لیا ۔۔

وہ بے بسی سے اداس سا مسکرا دی۔۔

"سزا بن جاتے ہیں، اور میں یہ سزا برداشت نہیں کر سکتی اس لیے جا رہی ہوں"۔۔ ہاتھ میری گرفت سے نکال لیا۔۔ آنسوں پھر سے بہنے لگے۔۔ رو تو شاید میرا دل بھی رہا تھا، مگر دل کے آنسوں کب دیکھے جا سکتے تھے۔۔

"اس جذبے کا کیا جو ہمارے بیچ ہے"۔۔ اسنے رخ موڑا تو میں تڑپ اٹھا۔۔ مجھے اسکا جانا سوہان روح لگ رہا تھا۔۔

"وہ جو بھی ہے بہت پیارا اور معصوم ہے دنیا اسے قبول نہیں کرے گی پائے اسے یہیں کہیں اس جھیل کے اندر پانی میں دفن کردیں"۔۔

"اور اگر میں نہ کر پاوں تو؟؟ "

"آپ کر سکتے ہیں صدیوں سے مرد ہی دفن کرتے آئے ہیں، جذبوں کو، خواہشوں کو اور انسانوں کو" اسنے سرد مہری اوڑھ لی، اپنا بیگ اٹھایا اور مجھے تنہا چھوڑتے ٹینٹ سے نکل گئ ۔۔

زندگی میں پہلی بار خود میں نے منجمند ہوتے پایا۔۔اس وقت میرا دل کر رہا تھا کے زماں و مکاں سب ختم ہو جاہیں صرف میں رہوں اور میرے ساتھ وہ اک لڑکی۔۔ مگر یہ کہاں ممکن تھا سو ناممکن رہا۔۔۔

وہ چلی گئ۔۔ سب سونا ہو گیا۔۔دل بھی اور پہاڑ بھی۔۔

وہ آخری بار تھی جب میں نے اسے دیکھا تھا۔۔اسکی گھنی پلکوں کا لمس آج بھی میرے پوروں پر مچلتا ہے۔۔آج بھی میرا دل گستاخ مجھے اسکی یاد میں انہی پہاڑوں کی جانب کھینچ لے جاتا ہے۔

مگر میں جانتا ہوں وہ واپس نہیں پلٹے گی۔۔وہ واپس آنے کے لیے گئ ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ کے لیے گئی تھی۔۔لاکھ کوشش کے باوجود میں اسے بھول نہیں پایا تھا۔۔آج بھی وہ اس دل میں پہلی محبت کے دیپ کی مانند روشن تھی۔۔اک ادھوری محبت کی تپش جیسی جو نہ جلتی تھی نہ بجھتی تھی بس آہستہ آہستہ مجھے اندر سے کھا رہی تھی۔۔

ادھوری محبتیں ایسی ہی ہوتی ہیں،انسان کو نہ مرنے کے قابل چھوڑتی ہیں نہ جینے کے قابل۔۔ !

اور اگر میں بتاوں تو سب سے حسین ادھوری" محبتیں ہی ہوا کرتی ہیں۔۔" !

پر کشش اور دل نشین۔۔۔۔ !

"جذبوں کی حدت میں موم سی پگھلتی محبت

ہاں ہم نے کی ہے ویسی ہی دل کو جلا دینے والی محبت۔۔!"

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف   ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959